REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

ربوہ

الفضل

یدیر تبند

فی پرچہ

جلد ۴۶/۱۱ ۔ ۲ تبلیغ ۱۳۳۶ ہش ۔ ۲ فروری ۱۹۵۷ء ۔ نمبر ۲۹

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ رویا

— فرمودہ ۳۰ جنوری ۱۹۵۷ء —

فرمایا:-

سات آٹھ دن ہوئے میں نے رویا میں دیکھا کہ جنرل آئزن ہاور نے میرا یا احمدیت کا تعریف کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ یہ واقعہ ایک مجلس میں بیان ہوا تو کسی نے کہا یہ کونسی بات ہے۔ تو اس پر میں نے کہا کہ ظاہر میں تو بات کچھ بھی نہیں۔ مگر اس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ احمدیت کی اہمیت دور دور تک واضح ہو گئی ہے :

کشمیر میں اقوام متحدہ کی فوج متعین کرنے کے بعد رائے شماری کی قطعی تاریخ مقرر کر دی جائے

سلامتی کونسل میں پیش کرنیکے لئے ایک اور قرارداد کے مسودے پر غور و خوض شروع ہو گیا

نیویارک یکم فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کے لئے ایک اور قرارداد کا مسودہ تیار کیا جا رہا ہے۔ جس میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ مصر کی طرح کشمیر میں بھی اقوام متحدہ کی فوج متعین کی جائے۔ جو ہندوستانی اور پاکستانی فوج کے انخلاء کے بعد رائے شماری کے انتظامات کرنے میں مدد دے۔ یہ قرارداد مغربی ممالک کے بعض ممبر کونسل میں پیش کریں گے — ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ سلامتی کونسل کے ممبر نجی طور پر اس قرارداد کے مسودے پر غور کر رہے ہیں۔ مجوزہ قرارداد میں کشمیر کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تعطل کی موجودگی کا اقرار کرتے ہوئے یہ تنبیہ کی گئی ہے کہ کشمیر کی موجودہ حالت عالمی امن کے لئے ایک خطرہ ہے۔ مجوزہ قرارداد میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے یہ درخواست کی جائے گی۔ کہ وہ پاکستان اور ہندوستان کے مشورہ کے بعد ایک ناظم رائے شماری مقرر کریں۔ جو رائے شماری کے لئے ایک قطعی تاریخ مقرر کر دے۔ بعد ازاں مصر کی طرح کشمیر کے لئے بھی اقوام متحدہ کی فوج بنائی جائے۔ جو فوجوں کے انخلاء اور رائے شماری کے دوران کشمیر میں متعین رہے :

واضح رہے مجوزہ قرارداد پاکستان کے وزیر خارجہ ملک فیروز خاں نون کے مطالبہ کے عین مطابق ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

— کی صحت کے متعلق اطلاع —

ربوہ یکم فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں :

جماعت جعلی خطوں سے ہوشیار رہے

کل ایک خط پکڑا گیا ہے جو ہمارے دفتر کے فارم پر تھا اور بالکل جعلی تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے دفتر کے کچھ فارم چرا لئے ہیں۔ اس لئے اس اعلان کی ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ دوست ہوشیار رہیں اور ایسے خطوں پر خواہ وہ دفتر کے فارم پر ہوں اعتبار نہ کریں۔ آئندہ ہم نے یہ قاعدہ مقرر کر دیا ہے۔ کہ دعائیہ خطوط کے جواب یا بچوں کے نام کے جواب تو کارڈوں پر جائیں گے۔ لیکن ضروری خطوط فارم پر ہوں گے۔ مگر ان پر پرائیویٹ سیکرٹری کی مہر ہو گی۔ جس خط پر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی مہر نہ ہو۔ اس کے متعلق اگر کوئی اہم معاملہ ہو تو دوستوں کو چاہیئے کہ خط لکھ کر پرائیویٹ سیکرٹری سے مضمون کی تصدیق کرا لیا کریں۔ تاکہ کسی جعل ساز کو جعل سازی میں کامیابی نہ ہو۔ آئندہ کے لئے مزید احتیاطیں بھی سوچی جا رہی ہیں جن کا بعد میں اعلان کیا جائے گا :

(پرائیویٹ سکرٹری)

ربوہ کے احمدی دوکانداروں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا خطاب

ربوہ یکم فروری۔ کل بعد نماز عصر گول بازار ربوہ کے دوکانداروں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس میں خلافت ثانیہ کی برکات اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قوت قدسیہ سے ربوہ کی بڑھتی ہوئی آبادی کا ذکر کیا گیا تھا ایڈریس پیش کئے جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مختصر سی تقریر میں دوکانداروں کو زریں نصائح فرمائیں — حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آج ہم ربوہ کو اس طرح آباد دیکھ رہے ہیں حالانکہ شروع میں یہ خیال بھی نہیں آ سکتا تھا۔ کہ یہ اتنی جلد ترقی کر جائے گا۔ ہمارے دوکانداروں کو چاہیئے۔ کہ وہ دیانت داری کا ایک نمونہ پیش کریں۔ کہ نہ صرف ربوہ کے اندر ان کی تجارت ترقی کرے۔ بلکہ ارد گرد کے علاقے بھی اس سے ایسے متاثر ہوں کہ وہ یہیں سے اپنی ضروریات کی اشیاء خریدنے لگیں۔ اور ربوہ ایک تجارتی مرکز بن جائیں۔ نیز ہمارے دوکانداروں کو چاہیئے کہ وہ امانتوں کے لین دین میں اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ یہاں تک کہ لوگ خود ان کے پاس امانتیں رکھنا اپنے لئے مفید سمجھنے لگیں۔ اس طرح انہیں بھی کاروبار بڑھانے میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔

حضور نے دوکانداروں کی توجہ اس طرف بھی دلائی۔ کہ وہ اپنا مال سستے سے سستے داموں پر فروخت کرنے کی کوشش کریں۔ زیادہ مال فروخت کرنا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ تھوڑا مال فروخت کر کے زیادہ سے زیادہ نفع لینے کی کوشش کی جائے۔ حضور نے مثالیں دیکر سمجھایا کہ سستا اور زیادہ مال فروخت کرنے سے دوکانداروں کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور عوام کو بھی :

(نامہ نگار)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ر فروری ۱۹۵ء

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا ایک الہام

ہم یہ حکایت پہلے بھی سنا چکے ہیں۔ کہ ایف اے کا کوئی طالب علم ریاضی میں ہر سال فیل ہو جاتا۔ ہر سال ریاضی کے پرچہ میں اتفاقاً Binomial theorem آجاتی۔ مگر وہ اس کو حل نہ کر سکتا۔ اب کے اس نے اس کو خوب رٹا۔ اتفاق کی بات ہے۔ کہ پرچہ میں اس دفعہ یہ سوال نہ آیا۔ وہ بہت گھبرایا۔ آخر پرچہ کو اس طرح شروع کیا۔

Let me first prove Binomial theorem

یعنی پہلے میں Binomial theorem حل کرتا ہوں۔

یہی حال بیچارے پیغامیوں کا ہے۔ خلافت ثانیہ کا انکار کر کے انہیں کوئی جائے مفر میسر نہیں۔ اس لئے گھبراہٹ میں جب وہ کچھ کہنے یا لکھنے لگتے ہیں۔ تو اس طالب علم کی طرح اس طرح شروع کرتے ہیں۔

پہلے قادیانیوں اور محمود (ایدہ اللہ تعالےٰ) کے متعلق سن لیجئے

چنانچہ ہم الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں قاضی عبدالرشید صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ پشاور کے مقالہ بعنوان "موجودہ زمانہ میں تحریک احمدیت کی ضرورت" کا ذکر کر چکے ہیں۔ کہ قاضی صاحب نے اپنے مقالہ میں بجائے احمدیت کی ضرورت ثابت کرنے کے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور احمدیت پر وہی الزامات عائد کئے ہیں۔ جو مخالفین احمدیت شروع سے اس پر لگاتے چلے آئے ہیں۔

پیغام صلح اشاعت ۲۳ر جنوری میں اس کی دوسری قسط شائع ہوئی ہے جو تقریباً ڈیڑھ صفحہ پر پھیلی ہوئی ہے۔ پہلی قسط سے جو احمدیت کی مذمت شروع ہوئی ہے۔ تو اس دوسری قسط کے تقریباً نصف تک چلی گئی ہے۔ اور باقی نصف میں خودستائی ہے۔ گویا کہ آپ کے مقالہ کا تین چوتھائی حصہ تو "احمدیت کی کوئی ضرورت نہیں" ثابت کرنے میں خرچ ہوا ہے۔ اور باقی ایک چوتھائی حصہ بھی اسی طرح غت ربود ہو گیا ہے۔

قاضی عبدالرشید صاحب نے احمدیت پر جو اعتراضات کئے ہیں۔ ان کا یہاں جائزہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ان باتوں کے جوابات بارہا نہایت وضاحت کے ساتھ دیئے جا چکے ہیں۔ مگر قاضی صاحب اپنے ساتھیوں سمیت گوئبلز کی طرح یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ جھوٹ اتنی دفعہ بولو۔ کہ سچ نظر آنے لگے۔ ہم انہیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ جس طرح گوئبلز اس دنیا سے خائب و خاسر چلا گیا۔ اسی طرح وہ بھی اور ان کے ہمنوا بھی رخصت ہو جائیں گے۔ اور احمدیت کا دریا موجیں مارتا ہوا قیامت تک جاری رہے گا۔

پیغام صلح کی اسی اشاعت میں چوہدری فضل الرحمٰن صاحب قمر سامانوی نے بھی قاضی صاحب کا تتبع کرتے ہوئے پھر یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صلبی اولاد نعوذ باللہ راہ راستی پر نہیں ہو سکتی۔ یہ تمام مضمون بھی سب و شتم کی Binomial theorem کے حل پر مشتمل ہے۔ گفتگو میں جس اخلاق فاضلہ کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ لاثانی ہے۔ ذرا چند نمونے ملاحظہ ہوں

"ربوائی علمائے کرام"۔ "دلائل حقہ سے ہلاک ہونے والا طائفہ جو ناپاک حربے استعمال کرتا رہا ہے"۔ "جن مذموم صفات سے ہمارے دوست متصف ہیں"۔ "افتراپردازی ان لوگوں کا چلتا ہتھیار رہا ہے"۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ نمونہ صرف ایک کالم سے لیا گیا ہے۔ سارا مضمون اسی قسم کے موتیوں سے مزین ہے۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ قمر صاحب نے جو دلیل بڑے فخر کے ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صلبی اولاد کو نعوذ باللہ گمراہ ثابت کرنے کے لئے تراشی ہے۔ ذرا اس کو ملاحظہ فرمایئے۔ ہم ذیل میں پوری عبارت درج کرتے ہیں:۔

"اس لئے ہم ان پر یہ حجت بھی پوری کئے دیتے ہیں۔ تاکہ ان کا یہ عذر بھی باقی نہ رہے۔ وہ اس طرح کہ اس بات سے تو وہ انکار نہیں کر سکتے۔ کہ عمل غیر صالح ہونے کی وجہ سے ایک بیٹے کو انہ لیس من اھلک کا سرٹیفیکیٹ ملا۔ اور یہ بھی ان کو ماننا پڑ گیا۔ کہ یہ وحی ایک نبی کو اس کے بیٹے کے متعلق ہوئی تھی۔ اگر ہم یہ ثابت کر دیں کہ جو وحی نوح علیہ السلام کو اپنے بیٹے کے متعلق ہوئی۔ وہی وحی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہوئی۔ تو پھر یہ ماننا پڑے گا۔ کہ یہ عجیب و غریب دلیل چیمہ صاحب کی ایجاد نہیں بلکہ اس کا موجد اللہ تعالیٰ اور مؤید حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ تذکرہ صفحہ ۸۵ پر حضرت اقدسؑ کی یہ وحی درج ہے:۔

"ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ یا ابراھیم اعرض عن ھٰذا انہ عبد غیر صالح جس کی دوسری قرأت ہے۔ انہ عمل غیر صالح"

ہمارے فاضل دوست بتائیں۔ کہ وہ کونسا بیٹا ہے۔ جس کے متعلق اعرض عن ھذا کا حکم ہوا ہے۔ اور وہ کونسا پسر ہے۔ جس کو انہ عبد غیر صالح کا سرٹیفیکیٹ ملا۔ جواب دیتے وقت یہ ذہن میں رکھیئے گا۔ کہ وہ کوئی ایسا بیٹا ہے۔ جو اپنی نسبت حضرت اقدس الہامی نام ابراہیم کی طرف دے کر بڑی تحدی کیا کرتا ہے۔ کہ میرے مخالف مجھ کو نوحؑ کا بیٹا کہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کا نام صرف نوحؑ نہ تھا۔ بلکہ ابراہیمؑ بھی تھا۔ اس لئے وہ مجھے ابراہیمؑ کا بیٹا کیوں نہیں مان لیتے۔ وحی الٰہی میں اس بیٹے کی اسی تحدی کا جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور کو نوحؑ کی بجائے ابراہیمؑ نام سے یاد کیا ہے۔ اور اس میں حضرت کی جماعت کو یہ تنبیہہ فرمائی ہے۔ کہ کہیں مسیح موعودؑ کے ابراہیمؑ نام کی وجہ سے تم اس کے بیٹے کو بھی اسماعیل نہ سمجھ لینا۔ مسیح موعودؑ بے شک ابراہیم کا بروز ہے۔ مگر بیٹے کے متعلق فرمایا۔ کہ انہ عبد غیر صالح اور عبد کے لفظ میں بھی ایک قسم کی پیشگوئی کر دی۔ یعنی وہ ایسا بیٹا ہوگا۔ جو بظاہر عبد بن کر ہماری محبوبیت کا دعویدار ہوگا۔ مگر اے مثیل ابراہیم کے ماننے والو تم اس کے ظاہر عبودیت اور محبوبیت کے دعاوی سے دھوکا نہ کھا جانا کیونکہ انہ عمل غیر صالح اب فرمایئے کہ "آفتاب نصف النہار" کی طرح پوری ہونے والی وحی کے بعد کون ہے جو اس دلیل کو "چیمہ صاحب کی ایجاد" بتا کر خدا تعالیٰ کی وحی کی تکذیب کرے۔ اس وحی میں اور بھی کئی لطیف اشارے ہیں۔ جو انشاء اللہ حسب ضرورت پیش کئے جاتے رہیں گے۔ بسردست ہم ربوائی علمائے کرام سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کا وہ کونسا بیٹا ہے۔ جو عبودیت اور محبوبیت کے بلند ترین مقام پر پہنچنے کا دعویدار رہے۔ اور اس دعوے کے باوجود اسے عبد غیر صالح کہا گیا ہے۔ کیا کوئی بزرگ جواب کی زحمت گوارا فرمائیں گے؟"

قمر صاحب سامانوی نے جو دلائل حقہ کے لحاظ سے بالکل بے سروسامان ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے۔ جو مخالفین حق شروع سے آیات اللہ کے ساتھ کرتے چلے آتے ہیں۔ اور جس میں اس زمانے میں نصر اللہ خاں عزیز اور ان کے پیشوا سے پیغامی بازی لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ پوری عبارت میں سے ایک ٹکڑا الگ کر لیا۔ اور اس پر اپنی من بھاتی عمارت کھڑی کر دی۔ تاکہ بھولے بھالے انسان دیکھ کر بول اٹھیں۔ کہ واہ وا کیا کمال کیا ہے۔ ذیل میں ہم تذکرہ سے الہام کی پوری عبارت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی اردو عبارت بھی نقل کرتے ہیں۔ تاکہ قمر صاحب کی چالاکی صاف ہو کر کھل جائے۔ فھو ھذا۔

لعلّک باخع نفسک الّا یکونوا مومنین۔ لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ یا ابراھیم اعرض عن ھذا۔ انّہٗ عبد غیر صالح انما انت مذکّر۔ وما انت علیھم بمسیطر۔

کیا تو اسی غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دے گا۔ کہ یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ جس چیز کا تجھے علم نہیں۔ اس کے پیچھے مت پڑ۔ اور ان لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں۔ میرے ساتھ مخاطبت مت کر۔ وہ غرق کئے جائیں گے۔ اے ابراہیم اس سے کنارہ کر۔ یہ صالح آدمی نہیں۔ تو صرف نصیحت دہندہ ہے۔ ان پر داروغہ نہیں

یہ چند آیات جو بطور الہام القا ہوئی ہیں۔ بعض خاص لوگوں کے حق میں ہیں۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۹ و ۵۱۰)

(باقی صفحہ ۸ پر)

جماعت احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کا کامیاب سالانہ جلسہ

ملک کے طول و عرض سے احمدی احباب کی شرکت

اور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے گہری عقیدت کا اظہار

متعدد اصحاب کا قبولِ احمدیت

ریاست بو کے پیراماؤنٹ چیف کی تقریر اور جماعت کی خدمات کا اعتراف

از محترم قاضی مبارک احمد صاحب بوساطت وکالت تبشیر ربوہ

(۲)

دوسرا اجلاس

نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی کے بعد مکرم مولوی محمود احمد صاحب شاد کی تلاوت قرآن کریم سے دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے تقریر فرماتے ہوئے دوستوں کی توجہ اس طرف منعطف کرائی۔ کہ لوگ ہمیں معمولی سمجھتے ہیں۔ ہمارے وسائل بہت ہی محدود اور ذرائع بہت ہی کم ہیں۔ مگر باوجود ان مشکلات کے جو کام ہم کر رہے ہیں۔ آج کے کروڑوں مسلمان اس کے کرنے سے قاصر ہیں۔ لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم مسلمان نہیں۔ لیکن تعجب اس امر پر ہے کہ باوجود ان کی نظروں میں مسلمان نہ ہونے کے اسلام کی خدمت بھی ہم ہی کر رہے ہیں۔ کیا خدا تعالیٰ کو علم نہیں کہ ہم مسلمان نہیں اور اسلام کو بگاڑنے یا فتنہ پیدا کرنے والے ہیں اگر علم ہے تو کیا وہ اتنا ہی بے غیرت ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک) کہ اپنے سچے اور پیارے کروڑوں مسلمانوں کو چھوڑ کر صرف ہم جھوٹوں کو اپنے پیارے دین اسلام اور اپنے محبوب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام تمام دنیا میں پہنچانے کی توفیق دے رہا ہے۔ آپ نے خدمت دین کے لئے ایام وقف کرنے کی بھی تحریک کی۔

مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد یہاں کے لوکل مشنری مکرم موسےٰ لوئی صاحب نے بھی اس مضمون کو مینڈے میں بیان کیا۔ اور بعد میں دوستوں سے وعدے لئے گئے سولہ آدمیوں نے اس تحریک میں شمولیت کرتے ہوئے ایک ایک ماہ وقف کیا۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

خلافت اور پیشگوئی مصلح موعود

مکرم موسےٰ لوئی صاحب کی تقریر کے بعد مسٹر محمد بونگے سابق ہیڈ ماسٹر روکوپر احمدیہ سکول نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہونے پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا تھا کہ میں تیری ہی ذریت سے تجھے ایک لڑکا دوں گا۔ جو حسن و احسان میں تیرا نظیر۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر۔ اسیروں کا رستگار اور قوموں کو برکت دینے والا ہوگا۔ اور تیرا اور اسلام کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا۔ آج احمدی مبلغین کا ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہونا اور احمدیت اور اسلام کی تبلیغ کرنا۔ ادیانِ باطلہ کا منہ توڑ جواب دینا اس امر پر واضح دلیل ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ ہی وہ پسر موعود ہیں۔ جو اس پیشگوئی کے ظاہری اور باطنی طور پر مصداق ہیں۔ یہ آپ ہی کی برکات کا نتیجہ ہے۔ کہ آج ہم حلقہ بگوشِ احمدیت ہو کر اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے کناروں پر گاڑنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ان کی تقریر کے بعد مسٹر علی مانسری صاحب سکرٹری احمدیہ کمیونٹی بو نے حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ سے جماعت کے اخلاص محبت اور اطاعت کے جذبہ کے اظہار اور عہد بیعت کو تازہ کرنے کے متعلق جماعت کے سامنے ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ جو متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ جماعت کے مخلصین نے اسی وقت اس کے بھجوانے کے لئے چندہ کیا اور ۲۴/۱۱/۵۶ کو بذریعہ تار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ ریزولیوشن ارسال کر دیا گیا۔ ریزولیوشن کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

سیدنا و امامنا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہم ممبران جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون جو آج بو سنٹرل احمدیہ مشن میں احمدیہ سالانہ کانفرنس میں شرکت کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اس موقعہ پر حضور اقدس کے قدموں میں اپنے اخلاص اور عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہوئے خلوص قلب اور اللہ تعالیٰ کو گواہ رکھ کر ایک دفعہ پھر اپنے عہد نامہ کی تجدید اور حضور کے مقدس دامن سے ہمیشہ کے لئے وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے حضور سے ملتجی ہیں کہ حضور از راہ کرم ہمیں بھی ہمیشہ کے لئے اپنے مخلص غلاموں میں شمار رکھیں۔ اور ہماری دینی و دنیاوی بہتری کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ہم ان چند منافقین کے گروہ سے جو مرکز میں آجکل فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں بھی انتہائی بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور اقدس کے عہد خلافت کی برکات جاری رکھے۔ اور حضور کی اور جماعت کی ہر طرح حفاظت کرے اور آفات سے بچائے رکھے۔ مرکزی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جمع ہونے والے بھائیوں کی خدمت میں بھی ہم اپنا محبت بھرا اسلام پیش کرتے ہیں۔

ہم ہیں حضور کے خدام

ممبران جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون

ریزولیوشن کے بعد مکرم امیر صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود باجود کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کو بتایا کہ آپ لوگ ہماری علمیت پر حیران ہوتے ہیں۔ مگر آپ کو یہ سنکر انتہائی حیرانی اور تعجب ہوگا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقابل پر ہمارا مقام ایک بحر ذخار کے سامنے ایک قطرہ کا مقام ہے۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت نفائح اور پُرسوز دل سے نکلی ہوئی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہر ایک میدان میں فتح و کامیابی عطا فرماتا ہے۔ ورنہ ہم کہاں اور حضور کا علم کہاں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہری اور باطنی علوم کا مرقع اور مجمع ہے ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مولوی صاحب محترم نے کرسمس کے موقعہ پر گورنر سیرالیون کو تحفہ قرآن کریم انگریزی پیش کرنے کے متعلق جماعت کو آگاہ کیا اور بتایا کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی سے خائف نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے بڑی سے بڑی شخصیت سے بھی نہیں ڈرتے۔ چنانچہ آج ہی میں نے گورنر صاحب بہادر کو قرآن کریم کا تحفہ بھجوایا ہے۔ اور ساتھ ہی ان سے گزارش کی ہے۔ کہ وہ اس پیغام خداوندی کا بغور مطالعہ کر کے حق کی تلاش کے ذریعہ سے سبکدوش ہوں۔

اس کے بعد امیر صاحب نے محترم مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا جماعت ہائے سیرالیون کے نام مندرجہ ذیل برقی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اور اس کی اہمیت احباب پر واضح کی۔ برقیہ کا ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے۔

"میں جماعت احمدیہ سیرالیون کے اس مبارک اجتماع کے موقعہ پر اپنی دلی دعاؤں کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس اجتماع کو خاص برکات اور کامیابیوں سے نوازے نیز میں اس امر کی بھی آپ سے توقع کرتا ہوں۔ کہ آپ اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لئے مزید قربانیاں جاری رکھیں گے۔ آپ کا مشن خدا تعالیٰ کے فضل اور آپ کی کوششوں سے جس تیزی سے اپنا قدم ترقی کی طرف بڑھا رہا ہے۔ وہ یقیناً قابل ستائش و مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایمان و ایقان میں مضبوطی عطا فرمائے۔ آمین

وکیل التبشیر

پہلا اجلاس

اگلے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم چوہدری محمود احمد صاحب شاد کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مکرم چوہدری صاحب کی تلاوت کے بعد خاکسار کو دوستوں سے خطاب کا موقعہ ملا۔ خاکسار کی تقریر کا موضوع تھا کہ "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیوں ایک علیحدہ جماعت کی بنیاد رکھی"۔ خاکسار نے احباب جماعت کو بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری امت پر ایک ایسا وقت آئے گا۔ جب اس کے تہتر فرقے ہو جائیں گے۔ اور ان تہتر فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ ایسا ہوگا۔ جو راہ راست پر گامزن ہوگا۔ یہ امر واضح ہے کہ امت مسلمہ کے تہتر بلکہ اس سے زیادہ فرقے ہو چکے ہیں۔ اب اگر ان میں سے صحب

ہی راہِ راست پر ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی نعوذ باللہ صحیح نہ نکلی۔ اور اگر سب ہی راہِ راست پر نہیں تب بھی۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود ہی فرمایا تھا۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ اب اگر سب فرق ہی راہِ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ تو اس پیشگوئی کا سچا ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ان میں سے ایک فرقہ ضرور ایسا ہو۔ جو راہِ راست پر ہو۔ اب اگر سبھی فرقے مختلط ہو جائیں۔ تو کس طرح علم ہو سکے۔ کہ یہ راہِ راست پر گامزن ہے۔ اور یہ غلط راستے پر۔ اسی تفریق کے لئے ضروری تھا۔ کہ اس صدی کے مجدد کی جماعت ایک علیٰحدہ جماعت قرار دی جاتی۔ تاکہ جس ایک فرقے کے راہِ راست پر ہونے کے متعلق حضورؐ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ اس کی تفریق و تمیز ہو سکتی۔ تیسرا امر جو نہایت اہم ہے۔ یہ ہے کہ گو ہماری جماعت ایک علیٰحدہ جماعت ہے۔ مگر یہ مجتمع اور جامع ہے دوسرے فرقہ ہائے متفرقہ کی۔ ہماری جماعت میں ہر فرقہ کا آدمی شامل ہو سکتا ہے۔ اور اس شمولیت کے بعد کوئی شیعہ شیعہ نہیں رہ جاتا۔ کوئی سنی سنی نہیں رہ جاتا۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی حنبلی غرضیکہ یہ فرق کلیۃً مٹ جاتا ہے۔ اور سب احمدی نظر آتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے بھجوایا۔ اب اگر حضورؑ کی کوئی علیحدہ آرگنائزیشن نہ ہوتی۔ تو یہ کام قطعاً سرانجام نہ پاتا۔ دنیا میں کس قدر اسلامی حکومتیں موجود ہیں۔ لیکن یہ کام ان سے صدیوں سے ممکن نہ ہو سکا۔ مگر وہ کام جو بڑی بڑی حکومتوں کے سامنے ناممکن تھا مسیح موعود علیہ السلام کی چھوٹی سی منظم جماعت نے سالوں میں کر دکھایا۔ اور آج اس کام کا دوست و دشمن معترف ہے۔ اگر حضور علیہ السلام کو علیحدہ جماعت بنانے کا حکم نہ دیا جاتا۔ تو یہ کام جو آج اسلام کی خدمت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ سرانجام دے رہی ہے۔ کبھی بھی نہ ہو سکتا۔ اور یکسر الصلیب۔ یقتل الخنزیر اور لیظھرہ علی الدین کلہ کا مقصد ہی فوت ہو جاتا۔

خاکسار کی تقریر کے بعد یہاں کے ایک دوست الحاج محمد ڈورے صاحب نے حج کے حالات بیان کئے۔

پیرا مونٹ چیف ریاست بو کی تقریر

مکرم الحاج صاحب کی تقریر کے بعد بو شہر اور ریاست کے پیرا مونٹ چیف ہوٹاگوا نے جنہیں مکرم امیر صاحب نے تشریف لانے کی دعوت دی ہوئی تھی۔ احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں اس اجتماع میں آ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ اور آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ بو آپ کی جماعت کا بھی اور سیرالیون پروٹیکٹوریٹ کا بھی ایک سنٹرل مقام ہے۔ اور چونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ آپ کی جماعت خدمت خلق کے کاموں میں نمایاں حصہ لیتی ہے۔ اور دنیا میں امن و سلامتی کی پیغامبر ہے۔ اس لئے میں آپ لوگوں سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ اپنے مبلغین کی زیادہ سے زیادہ مدد کریں۔ تا آپ کی جماعت اپنے نیک مقاصد اور اچھے ارادوں میں جلد کامیاب اور کامران ہو سکے۔ میں اپنی طرف سے اس جماعت کو ہر قسم کی مدد دینے کے لئے تیار ہوں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ لوگ زیادہ سے زیادہ تشریف لایا کریں۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی اپنے ساتھ لانے کی کوشش کیا کریں۔ تاکہ ہمارے روابط مضبوط ہوں۔ میں اس دعوت کو اپنی خوش قسمتی تصور کرتا ہوں۔ اور ایسے مواقع پر کبھی پیچھے رہنے کی کوشش نہیں کرتا۔ چنانچہ احمدیہ پبلک لائبریری کے افتتاح کے موقعہ پر بھی میں نے بلا عذر دعوت قبول کر لی تھی۔ آخر میں پھر عرض کرتا ہوں۔ کہ کوشش کرو آئندہ سال اس سے کہیں زیادہ تعداد میں آؤ۔ اور ان مفید نصائح کو سنکر خود بھی استفادہ کرو۔ اور دوسروں کو بھی مستفید کرو۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے چیف صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ واقعۃً گو آپ عیسائی ہیں۔ مگر ہماری جماعت کی علمی اور امن سے متعلقہ مساعی کو دیکھ کر ہماری ہمیشہ مدد کرتے ہیں۔ اور ہم سے بہترین سلوک کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید ترقیات دے۔

چندہ تحریک جدید

مکرم چودھری محمود احمد صاحب شاد نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کا موضوع تحریک جدید تھا۔ آپ نے تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ تحریک جدید کا مقصد دنیا میں اسلام کا پھیلانا ہے۔ اور یہ کام دو چیزوں کے بغیر ممکن نہیں۔ یعنی جانی قربانی اور مالی قربانی۔ تحریک جدید کا اصل مقصد احباب جماعت سے ان دونوں یعنی جانی اور مالی قربانیوں کا حصول ہے۔ اس وقت سلسلہ کو اگر ایک طرف ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو جانی قربانی پیش کر سکیں۔ تو دوسری طرف ایسے افراد کی ضرورت ہے۔ جو ان کی ضروریات کو مہیا کرنے کے لئے ان کو دلائل و براہین کے ہتھیاروں سے مسلح کرنے کے لئے انہیں ضروری لٹریچر مہیا کرنے کے لئے علاوہ ازیں بیرونی ممالک میں مشن کھولنے کے لئے روپیہ اور نقدی کی صورت میں قربانی پیش کر سکیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے مطالبات تحریک جدید میں سے سادہ زندگی بسر کرنے کی طرف بالخصوص توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ جماعت کا غریب سے غریب فرد بھی کس طریق پر اس قربانی میں حصہ لے سکتا ہے۔

آپ نے بتایا ہمارے لئے بہت بڑی تیاری کی ضرورت ہے۔ اور یہ تیاری ہزاروں مبلغین تیار کرنے سے پوری ہو سکتی ہے۔ جس کے لئے بہت سے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ مالی قربانی اس دنیا میں آپ کے سوا کرنے والا کوئی نہیں۔ وہ آپ ہی ہیں۔ جنہوں نے آج کسرِ صلیب اور قتل خنزیر کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس لئے یہ توقع محض آپ ہی سے ممکن ہے۔ اس لئے آگے بڑھو۔ خدا کا خلیفہ تمہیں خدائی فوج کے لئے بلاتا ہے۔ اس فوج کی تیاری اور اس کی ضروریات مہیا کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کے موعود خلیفہ نے آج سے بائیس سال قبل تحریک جدید کی بنیاد رکھی تھی۔ تاکہ ہر احمدی اس میں شمولیت اختیار کر کے دین اسلام کی مدافعت میں حصہ لے سکے۔ اس تحریک میں شمولیت ایک معمولی سی رقم سے ہو سکتی ہے۔ جو کم از کم دس شلنگ ہے۔ ہر ایک دوست کو چاہیئے۔ کہ کم از کم دس شلنگ جیسی معمولی رقم کے پیش کرنے سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے محبوب دین کے سپاہیوں میں شمار ہونے والا بنا لے۔ جناب مولوی صاحب کی تقریر پر امیر صاحب محترم نے فرمایا۔ کہ تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص تحریک ہے۔ سو ہمیں چاہیئے۔ کہ اس سلسلہ میں حضور اقدس کی آواز پر لبیک کہیں۔ اور حضور کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ آپ نے بتایا کہ اس سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی طرف سے قریباً آٹھ صد پونڈ بطور تحریک جدید کے چندہ کے عطا فرمایا ہے۔ جماعت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی متابعت اور پیروی کرتے ہوئے بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور اپنی عقیدت کے پھول حضور کے قدموں پر نچھاور کرنے چاہئیں۔ اس پر پہلا اجلاس ختم ہو گیا۔ بہت سے احباب نے تحریک جدید کے وعدے لکھوائے۔ اور نقد رقوم پیش کیں۔

دوسرا اجلاس

مومنانہ فراست کا استعمال

دوسرا اجلاس نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی کے بعد خاکسار کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد محترم امیر صاحب نے دوستوں کو پریس کے متعلق تحریک کی

مجلس شوریٰ

اس کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں سب سے اول جو امر ایجنڈا پر پیش کیا گیا۔ وہ ایک عربی سکول کے کھولنے کی تجویز تھی۔ بہت سی بحث و تمحیص کے بعد اس تجویز کو منظور کر لیا گیا۔ انشاء اللہ آئندہ سال اس محض عربی سکول کی بنیاد رکھدی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ دوستوں کو توفیق دے۔ کہ اس سکول کے جاری رکھنے کے لئے پوری کوشش کر سکیں۔ اس ضمن میں ایک دس افراد پر مشتمل بورڈ بنا دیا گیا۔ جس کے سپرد اس روپیہ کی وصولی کا کام ہے۔ دوسرا امر سنٹرل مشن کے کمپاونڈ کی صفائی کے متعلق تھا۔ مختصر بحث و تمحیص کے بعد یہ منظور ہوا کہ ہر جماعت ایک مقررہ رقم ادا کرے۔ تا مزدوروں کو کرایہ پر لے کر صحن دار التبلیغ کے ارد گرد کی تمام زمین کو صاف کروایا جا سکے۔ اس پر جلسہ کی کارروائی ختم ہو گئی۔

اگلے دن صبح کی نماز کے بعد امیر صاحب کی اقتداء میں اجتماعی دعا ہوئی جس کے بعد دوستوں کو رخصت کر دیا گیا۔ بو سے گاڑی کے دو ڈبے احمدی احباب کے لئے ریزرو کرانے کا انتظام خاکسار کے ذمہ تھا۔ چنانچہ دو ڈبے ریزرو کرائے گئے۔ لہ ۱۲/۵۶ ۲ یعنی اسی دن قریباً نو بجے جماعت کو سوار کرا دیا گیا۔ گاڑی کی روانگی پر احباب کے نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر اور صل علیٰ نبینا صل علیٰ محمد کی خوش الحانی سے قرأت نے ایک عجیب سماں پیدا کر دیا۔ سب لوگوں کی توجہ ان کی طرف مبذول ہو گئی۔

آخر پر حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود بنصرہ العزیز سے بالخصوص اور احباب جماعت سے بالعموم درخواست ہے۔ کہ احباب جماعت احمدیہ سیرالیون کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور دعا فرمائیں کہ جن احباب نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں مدد فرمائی۔ اور مہمانوں کی خدمت اور مہمان نوازی کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ہم مبلغین سیرالیون کی ناچیز کوششوں کو خدا تعالیٰ اپنی برکات سے نوازتے ہوئے جماعت کو اس ملک میں زیادہ سے زیادہ ترقی عطا فرمائے۔ اور وہ دن جلد لائے۔ جب اس ملک کا چپہ چپہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے حضور کی غلامی کا اقرار کر رہا ہو۔ آمین۔

اخبار پیغام صلح کی ایک غلط بیانی کی تردید

خدا ترس غیر مبائع اصحاب کیلئے لمحۂ فکریہ

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

(۲)

اب ہم غیر مبائعین کے ترجمان "پیغام صلح" کے بہتان عظیم کی ایک اور رنگ میں بھی تردید کرنا چاہتے ہیں اور بتانا چاہتے ہیں کہ غیر مبائعین کا بہتان طرازی کے لئے ایسا قدم اٹھانا مصلحت یا پھر دیرینہ بغض و عداوت کا آئینہ دار ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء کو خطبہ جمعہ میں ارشاد فرماتے ہیں:-

"میرے اور میاں صاحب (مراد سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ۔ ناقل) کے درمیان کوئی نقار نہیں جو ایسا کہتا ہے۔ وہ بھی منافق ہے وہ میرے بڑے فرمانبردار ہیں انہوں نے مجھ کو فرمانبرداری کا بہتر سے بہتر نمونہ دکھایا ہے وہ میرے سامنے اونچی آواز بھی نہیں نکال سکتے انہوں نے فرمانبرداری میں کمال کیا ہے۔ میرے اور ان کے درمیان کوئی مخالفت نہیں"۔

(الفضل ۲۲ اکتوبر ص ۱۵ کالم ۱-۲ ۱۹۱۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد سے ہر زیرک انسان بخوبی معلوم کر سکتا ہے کہ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کس درجہ کے حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانبردار رہے ہیں اور نہ صرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی مقدس زندگی میں ہی "فرمانبرداری میں کمال کیا ہے" بلکہ برابر اس وقت تک حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے ادب و احترام اور کمال فرمانبرداری کا ثبوت دیتے چلے آ رہے ہیں اس سلسلہ میں چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زندگی کے آخری ایام میں باغیان خلافت کی طرف سے جو علم بغاوت بلند کیا گیا اور اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے خلافت اولیٰ کی جو تائید و نصرت فرمائی اس کا اظہار کرتے حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"۱۹۱۳ء کی آخری سہ ماہی میں جماعت میں کچھ آثار تفرقہ تھے اور بعض گمنام لوگوں نے اظہار حق نامی ٹریکٹ شائع کر کے جماعت کو خلیفہ کے خلاف بھڑکانا چاہا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت استاذی المکرم (مراد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ۔ ناقل) کی دستگیری فرمائی اور بجائے جماعت میں تفرقہ ہونے کے جماعت آگے سے بھی زیادہ مضبوط ہو گئی اور اس کا اخلاص اور بھی ترقی کر گیا"۔

(شکریہ اور اعلان ضروری ص ۱)

حضور اطاعت خلافت کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہر ایک جو کسی جماعت میں اختلاف کا باعث ہوتا ہے وہ خدا کے احکام کے ماتحت کاٹا جاتا ہے۔ پس وہ کام مت اختیار کرو کہ جس میں خدا کو اپنا دشمن بنا لو۔ . . . . . اور اپنے امام (حضرت خلیفۃ المسیح اول ناقل) کی صحبت کو زیادہ اختیار کرو۔ کیونکہ خوشیوں کے دن ہمیشہ نہیں رہے اور زمانہ میں تغیر و تبدل ہوتے رہے ہیں۔ درد مند دلوں کا ملنا آسان نہیں اور خیر خواہ انسان عنقا سے زیادہ معدوم ہیں پس خدا کے حکم کی نافرمانی نہ کرو اور کونوا مع الصادقین کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت سے فائدہ اٹھاؤ"

(الفضل ۲ جولائی ص ۹ کالم ۲-۳ ۱۹۱۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت کے آخر میں چونکہ بعض لوگوں کی طرف سے خلافت احمدیہ . .

. . . .

. . . کے خلاف سوال اٹھایا جا رہا تھا۔ اور بعض لوگ بغاوت کی اپنے اندر انتہائی روح رکھتے تھے اسلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن و حدیث کی روشنی میں "خلافت اسلامیہ" کے موضوع پر قلم اٹھاتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:-

"اسلامی خلافت اسی کا نام ہے کہ ایک خلیفہ ہو جو عمر بھر کے لئے مقرر کیا جائے اور اس کے ساتھ ایک شوریٰ کی جماعت ہو جس سے وہ مشورہ کرے۔ لیکن وہ ان کے مشورہ پر کاربند ہونے کے لئے مجبور نہ ہوگا بلکہ جب وہ مشورہ کے بعد ایک رائے پر پختہ ہو جائے تو خواہ کثرت رائے اس کے موافق ہو یا مخالف ہو توکل علی اللہ کر کے اس کام کو شروع کر دے۔"

(الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۱۳ء ص ۱۳ کالم ۲)

حضور "ہم ایک امام کے تابع ہیں" کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں:-

"ہمارا ایک امام موجود ہے اور ایک ہی ہے دو نہیں خدا کے فضل سے زندہ ہے اگر کسی مسئلہ میں اختلاف ہو تو ہم اپنی آراء کو اس کے سامنے پیش کر سکتے ہیں اور اس سے فیصلہ کرا سکتے ہیں ہم نے اپنے مضامین کو آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ کی اجازت کے بعد شائع کیا . . . . . .

. . . .

اگر کوئی صاحب خواہ وہ کسی شان اور قدر کے آدمی ہوں علم و تقویٰ کے لحاظ سے اگر ساری جماعت پر بھی ممتاز ہوں اصابت رائے میں اپنی نظیر آپ ہی ہوں اپنی رائے سے بغیر منظوری حضرت خلیفۃ المسیح کوئی مضمون شائع کریں تو وہ قطعاً قابل اعتبار نہیں اور چونکہ ہمارا امام ایک ہی ہے اور کوئی نہیں اسلئے ایسے لوگوں کی رائے ہم پر کسی طرح حجت نہیں ہو سکتی اور کسی غیر احمدی یا کسی اخبار کا کوئی حق نہیں کہ وہ اس سے جماعت میں اختلاف ثابت کرے ایسی رائے جو حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے بغیر اور آپ کو دکھائے بغیر شائع ہوتی ہے وہ جماعت کی رائے ہی نہیں پھر جماعت میں اختلاف کیا"

(الفضل ۳ ستمبر ۱۹۱۳ء ص ۳ کالم ۲)

اسی پرچہ میں آگے چل کر رقم فرماتے ہیں:-

"الفضل کا اجراء اس غرض سے بھی ہوا تھا کہ جب کوئی امر من الخوف والامن پیش آئے تو خلیفۃ المسیح کی زبان بن کر گائیڈ کرنے کے لئے ایک اخبار ضرور چاہیئے یہی وجہ ہے کہ اس نے جب کوئی مضمون لکھا۔ جس میں جماعت کو کسی خاص روش پر چلنے کی تاکید ہو تو خلیفۃ المسیح کو دکھا کر اور ان سے تصدیق لکھوا کر شائع کیا . . . . .

. . . ہماری تمام رائیں اپنے امام کے سامنے ختم ہو جانی چاہئیں۔ ہمیں اس کے حضور بڑھ بڑھ کر سوال کرنے کی ضرورت نہیں دراصل ایک امام رکھنے والی جماعت کو تو بہت سی سہولتیں ہوتی ہیں۔ اس کے بہت سے کاموں کا بوجھ امیر کے سر پر ہوتا ہے جب وہ کسی بات کو ضروری سمجھے گا تو خود اس کی تحریک فرمائے گا ہمیں کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ امر میں دخل دیں"۔

(الفضل ۳ ستمبر ۱۹۱۳ء ص ۹)

یہ تو اطاعت خلافت کا جذبہ ہے۔ اب آؤ ہم یہ بتائیں کہ آج جس مقدس انسان کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کرنے والا قرار دیا جاتا ہے۔ اس کی نظر میں حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا مقام ہے۔ حضور "شکر نعمت" کے تحت تحریر فرماتے ہیں:-

"حضرت خلیفۃ المسیح کا وجود ہمارے لئے ایک رحمت ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی معرفت جماعت کو عظیم الشان فتنوں سے بچایا ہے اور خطرناک مصائب سے محفوظ رکھا ہے آپ کے سینہ میں ایک دل ہے جو ہمارے درد اور بہی خواہی سے پُر ہے جو نور سے معمور ہے۔ جو حکمت سے لبریز ہے آپ کے منہ سے ایسا کلام نکلتا ہے جو ہزاروں روحانی بیماریوں کا علاج ہے جو ظلمت کو دور کر دیتا اور کلفت کو مٹا دیتا ہے۔ جو وساوس کو قطع کر دیتا ہے۔ میں نے خود اپنے کانوں سے حضرت مسیح موعودؑ کی زبان سے سنا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کے جو ہم پر احسان ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک مولوی نور الدین صاحب کا وجود بھی ہے۔ پس اے میرے دوستو! اس وجود کی قدر کرو اور نعمت کے زمانہ میں خدا کے شکر گزار ہو کیونکہ دن کے بعد رات اور ارزانی کے بعد گرانی سنت اللہ سے ہے تمہارے سامنے ایک تاریک رات ہے۔ پس اس نور کی روشنی میں کچھ کما لو کیونکہ رات کو وہی کھاتا ہے۔ جو دن کو کماتا ہے"

(الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۱۳ء ص ۹ کالم ۱)

(باقی ص ۸ پر)

شعبہ صنعت و حرفت و تجارت

خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سالانہ اجتماع ۱۹۵۶ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدمت خلق کے نہایت مفید کام کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ حضور نے ۳۱ [illegible] کو فرمایا تھا کہ خدمت خلق کا اصل کام یہ ہے۔ خدام کو کوئی نہ کوئی ہنر سکھایا جائے۔ نجار چند ایک خدام کو نجاری سکھائیں۔ معمار معماری سکھائیں۔ تاجر تجارت کرنے کا طریق سکھائیں۔ اسی طرح دوسرے پیشہ ور سال کے دوران میں دو تین چار خدام کو اپنے پیشے سکھائیں۔ اگر چند سال یہ طریق جاری رہے تو بہت سے کاریگر نئے تیار ہو سکتے ہیں۔ جہاں یہ لوگ ایک طرف تو اپنے پیشوں سے زیادہ آمد پیدا کر سکتے ہیں اور سلسلہ کے چندوں میں اضافہ ہو سکتا ہے وہاں ہنگامی ضرورت کے وقت دوسروں کی امداد زیادہ مؤثر طریق پر ہو سکتی ہے۔

اس اجتماع میں حضور نے پیشہ ور خدام کے وعدے لئے تھے کہ وہ اس سال ضرور یہ کام کریں گے۔ اس مقصد کو زیادہ منظم طریق پر پورا کرنے کے لئے اور اسے جاری رکھنے کے لئے خدام الاحمدیہ میں ایک شعبہ صنعت و حرفت و تجارت قائم کیا گیا ہے جس کے ماتحت

۱۔ خدام کو مختلف ہنر سیکھنے کی تحریک کی جائے گی۔

۲۔ خدام کو نئی نئی صنعتیں جاری کرنے کی تلقین کی جائے گی اور اس سلسلہ میں مفید مشورے دئیے جائیں گے

۳۔ خدام کی صنعتوں کو دوسرے شہروں میں فروخت کرنے کے لئے مفید اطلاعات مہیا کی جائیں گی۔ اس کام کو صحیح طور پر چلانے کے لئے دفتر مرکزیہ کو مندرجہ ذیل فہرست کی ضرورت ہے نمبر شمار۔ نام خادم۔ موجودہ پیشہ۔ کون پیشہ سیکھنا چاہتا ہے۔ اپنا پیشہ کتنے خدام کو سکھانے کے لئے تیار ہے۔ موجودہ پیشہ میں کونسی صنعت تیار کر سکتا ہے۔ تیار شدہ اشیاء کے نمونے۔

الغرض اس شعبہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے جملہ امور کو منظم کرنا ضروری ہے۔ اس لئے مجالس خدام الاحمدیہ مقامی خدام کی مناسب فہرستیں بنا کر مرکز کو بھی بھجوا دیں اور خود بھی اپنے طور پر یہ کام شروع کریں اور اس امر کا ریکارڈ بھی رکھیں کہ

۱۔ کس کس نے کس کس کو کون کونسا پیشہ سکھایا۔

۲۔ سیکھنے والوں نے کون کونسی اشیاء تیار کیں اور اپنے پیشہ کو کس حد تک ترقی دی۔

۳۔ ان سے کتنی زائد آمد پیدا کی۔ اور اس میں کتنی تحریک جدید کو ادا کی۔

پوری کوشش کی جائے کہ ہر خادم کوئی نہ کوئی زائد پیشہ ضرور سیکھ لے۔ اور پھر اسے ترقی دے اور زائد وقت میں اس سے آمد پیدا کرے۔ اس طرح اس کی آمد بھی بڑھے گی۔ اور سلسلہ کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ اور ضرورت کے وقت خدمت خلق کے لئے زیادہ تعداد میں مناسب کاریگر مہیا ہو سکیں گے۔

مہتمم صنعت و حرفت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

سلامتی کونسل کشمیر میں فوراً رائے شماری کا انتظام کرے

تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کی قرارداد

۲۶/۱/۵۷ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کے اساتذہ کرام اور طلبہ کا غیر معمولی اجلاس مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب کی صدارت میں ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کے ممبران سٹاف اور طلبہ کا یہ غیر معمولی اجلاس متفقہ طور پر کشمیر کے ہندوستان میں ادغام کو امن عالم کے لئے تباہ کن اقدام تصور کرتا ہے اور مسلمانان کشمیر کو ان کے حقوق دلوانے کے لئے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا یقین دلاتا ہے۔ ہم سلامتی کونسل سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں جلد سے جلد رائے شماری کرائے

ٹریکٹ "ایک ہمدردانہ خط" کی ضرورت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے غالباً ۱۹۲۴ء کے قریب ایک ٹریکٹ پاکٹ سائز "ایک ہمدردانہ خط" کے عنوان سے شائع کیا تھا۔ اگر کسی دوست کے پاس اس کی کاپی ہو تو براہ کرم قیمتاً یا جیسا وہ مناسب سمجھیں مجھے بھیج کر مشکور فرمائیں۔

خاکسار چوہدری محمد حسین ایس ڈی۔ او۔ سبی

آخری ایام میں حضرت مفتی صاحبؓ کی دعا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کا برادر نسبتی ہونے کی وجہ سے احباب کثرت سے مجھے بھی بذریعہ خطوط اور بالمشافہ تعزیت کا اظہار کر رہے ہیں میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں حضرت مفتی صاحب جماعت احمدیہ کے لئے ایک نہایت قیمتی وجود تھے۔ آپ کی وفات نہ صرف آپ کے پسماندگان کے لئے ایک عظیم نقصان ہے بلکہ تمام جماعت کے لئے بھی سانحہ عظیم ہے حضرت مفتی صاحب آخری ایام میں جو دعا فرمایا کرتے تھے وہ ملاقاتیوں سے مخفی نہیں۔ وفات پانے سے دو تین روز قبل اپنے بیوی بچوں کو پاس بٹھا کر وہ جو دعا دہراتے رہے اور بچوں سے بھی دہرانے کے لئے فرمایا وہ یہ ہے

"یا رب الجنس کہ جنگ کوئی نہ ہو۔ پاکستان غالب رہے اور امن وامان میں رہے قادیان اور ربوہ اور اس کے ارد گرد کے علاقہ میں ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے خدام بستے رہیں۔ اور احمدی جہاں کہیں ہوں مخالفوں کے شر سے محفوظ رہیں۔ آمین"

خاکسار عبدالقدوس مالاباری

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی وفات پر تعزیت کی قراردادیں

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر مندرجہ ذیل جماعتوں مجالس خدام الاحمدیہ یا لجنات نے بھی تعزیت کی قراردادیں پاس کی ہیں:۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور۔ خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ۔ لجنہ اماء اللہ دارالرحمت غربی جماعت احمدیہ جہلم۔ جماعت احمدیہ جمیس آباد۔ ضلع تھرپارکر۔ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں۔ خدام الاحمدیہ ڈیرہ غازیخاں۔ لجنہ اماء اللہ کراچی۔ مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر۔ جماعت احمدیہ منٹگمری۔ جماعت احمدیہ شیخوپورہ۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد۔ خدام الاحمدیہ کوئٹہ۔ خدام الاحمدیہ قادیان فضل عمر ہوسٹل ربوہ۔ جماعت احمدیہ بورے والا۔ جماعت احمدیہ بھکر ضلع میانوالی۔ خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی۔ جماعت احمدیہ چنیوٹ۔ مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر۔ مجلس خدام الاحمدیہ نواب شاہ جماعت احمدیہ واہ کینٹ۔

تقرر امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ

مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ کو تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء امیر جماعت شیخوپورہ مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب نوٹ فرمائیں۔

ناظر اعلیٰ

جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور کیلئے اعلان

بعض جماعتہائے ضلع لائلپور کے عہدہ داران کا انتخاب ابھی تک عمل میں نہیں آیا۔ فرداً فرداً بھی بذریعہ خطوط جماعتوں کو یاد دہانی کرائی گئی ہے۔ براہ مہربانی جلد انتخاب کرائے جائیں۔ اور اس کی اطلاع امیر جماعت ضلع لائلپور اور ناظر اعلیٰ صاحب کو دی جائے

شریف احمد باجوہ نائب امیر جماعت لائلپور

گمشدہ بستر

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لائلپور سے ربوہ کے لئے بس کو سوار ہوتے ہوئے میرا بستر تبدیل ہو گیا تھا۔ جس دوست سے تبدیل ہوا ہو یا اس کے متعلق علم ہو وہ خاکسار کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ بستر میں مندرجہ ذیل اشیاء تھی۔ ایک چھینٹ کا نیا لحاف۔ ایک چادر لٹھے کی۔ ایک کھدر کی ایک کھیس سفید۔ ایک قمیص بوسکی کی۔ ایک پگڑی ململ مع کلاہ۔ ایک خاکی برساتی۔

جو بستر ملا اس میں مندرجہ ذیل اشیاء ہیں۔ ایک عدد لحاف پرانا۔ ایک دوہتی پرانی۔ ایک تولیہ جس میں روٹی تھی۔ ایک پرانی دھوتی۔

مستری رحمت اللہ چک $\frac{93}{6-R}$ ڈاکخانہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور

درخواست دعا

خاکسار کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ اس پر خاکسار نے قانونی چارہ جوئی کی۔ مقدمہ چار سال تک چلتا رہا۔ اب تاریخ فیصلہ ۱۲ فروری مقرر ہوئی ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو باعزت اپنی ملازمت پر بحال کرے۔

ملک بشیر احمد فلائٹ لفٹننٹ 150F ماڈل ٹاؤن لاہور

روس نے مداخلت نہ کی تو حفاظتی کونسل پاکستان کے حق میں فیصلہ دے دیگی؟

کراچی یکم فروری، اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر پیش کرنے والے پاکستانی وفد کے ایک رکن کامنی کمار دتہ نے کہا ہے کہ اگر روس نے ویٹو کا حق استعمال نہ کیا اور رائے شماری میں حصہ لیا تو حفاظتی کونسل کشمیر کے متعلق پاکستان کے حق میں قطعی فیصلہ دے دے گی۔

مسٹر کامنی کمار دتہ نے جو نیویارک سے یہاں پہنچے ہیں۔ ایک ملاقات میں بتایا کہ اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق کسی مسئلہ کے قطعی تصفیے کے لئے حفاظتی کونسل کے پانچوں مستقل ارکان (برطانیہ، امریکہ، فرانس قوم پرست چین اور روس) کو حمایت یا مخالفت میں ووٹ دینا لازمی ہوتا ہے اگر ان میں سے کوئی رکن رائے شماری میں حصہ نہ لے تو پھر یہ مسئلہ جنرل اسمبلی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ جہاں تصفیے کے لئے دو تہائی ارکان کی حمایت ضروری ہوتی ہے

مسٹر دتہ نے ملک نون کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے بڑی عمدگی کے ساتھ پاکستان کا مقدمہ پیش کیا۔ آپ نے بیگم شائستہ اکرام اللہ کے کام کی بھی تعریف کی اور بتایا کہ اس وقت دنیا کی تمام قوموں میں یہ خواہش زور پکڑ تی جا رہی ہے کہ اقوام متحدہ کے فیصلوں کا احترام کیا جائے اور اس طرح اقوام متحدہ روز بروز طاقتور ہوتی جا رہی ہے۔

بھارتی وزیر دفاع مستعفی ہو گئے

نئی دہلی یکم جنوری۔ بھارت کے وزیر دفاع ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ صدر بھارت نے آپ کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے اور اب دفاع کا محکمہ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے خود سنبھال لیا ہے ڈاکٹر کاٹجو مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ بنائے جا رہے ہیں۔

ایران کے لئے دس ہزار ٹن گندم

کراچی ۳۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان نے امریکہ سے جو گندم حاصل کی ہے اس میں سے وہ دس ہزار ٹن گندم ایران کو بھیج رہا ہے۔

نظام کا ٹرسٹ ضبط کر لیا گیا

حیدر آباد (دکن) ۳۱ جنوری بھارتی صوبہ آندھرا کی نئی حکومت نے نظام دکن کا وہ صنعتی ٹرسٹ ضبط کر لیا ہے جو انہوں نے ۱۹۲۹ء میں چھ کروڑ روپے کے سرمایہ سے قائم کیا تھا۔ یہ روپیہ سابق ریاست کے تین کارخانوں میں لگا ہوا تھا۔ صوبائی حکومت نے ٹرسٹ کو توڑ کر اپنے قبضے میں لے لیا ہے

لاہور میں ژالہ باری

لاہور ۳۰ جنوری۔ تمام رات زبردست گرج چمک اور بارش کے بعد لاہور میں اولے گرے۔ صبح کے بعد پھر بارش شروع ہو گئی دوپہر کے بعد مطلع بڑی حد تک صاف ہو گیا بارش اور ژالہ باری سے درجۂ حرارت میں کافی کمی واقع ہو گئی ہے

بھاکڑا ننگل ڈیم کی وجہ سے پاکستان میں پانی کی شدید قلت کا خطرہ

صوبائی اسمبلی کے وقفہ سوالات میں پیرزادہ عبدالستار کا بیان

لاہور ۳۱ جنوری۔ وزیر قانون و زراعت پیرزادہ عبدالستار نے صوبائی اسمبلی کے وقفہ سوالات میں بتایا کہ بھارت کے بھاکڑا ننگل ڈیم کو دریائے سندھ سے پانی ملے گا۔ جس کے باعث پاکستان میں پانی کی شدید قلت کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ بھاکڑا ننگل ڈیم کی تعمیر دونوں ملکوں کے درمیان معاہدہ کی صریح خلاف ورزی ہے۔

پیر عبدالستار نے ایک ضمنی سوال کے جواب میں بتایا کہ عالمی بنک کے زیر اہتمام پاکستان اور بھارت کے درمیان جو بات چیت جاری ہے اگر اس میں پاکستان کا موقف تسلیم کر لیا جائے تو جونب ڈویژنوں کے لئے پانی کی کوئی قلت نہیں رہے گی۔

ایک اور سوال پر وزیر قانون نے کہا۔ اس مرحلہ پر یہ بتانا مفاد عامہ کے منافی ہے کہ عالمی بنک نے نہری پانی کے تنازعہ کے سلسلے میں جو دوسری تجویز پیش کی ہے وہ پاکستان کے لئے مفید ہے یا نہیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ نہری تنازعہ ابھی تک واشنگٹن میں زیر غور ہے۔ لہٰذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ لوئر سندھ بیراج اور دوسرے منصوبوں کے علاقوں میں کاشتکاری کے لئے دریائے سندھ کے پانی کی کتنی مقدار دستیاب ہو گی۔ اس مرحلے پر کچھ فرض کرنا قبل از وقت ہے

گندم اور جو کی فصلوں کی اطلاعات

لاہور ۳۱ جنوری۔ سابق صوبہ پنجاب کی ۵۵-۵۶ء کی گندم کی فصل کے زیر کاشت رقبہ کا تخمینہ ۷۵ لاکھ ۴۴ ہزار تین سو ایکڑ لگایا گیا ہے جو گذشتہ سال کے زیر کاشت رقبہ سے زیادہ ہے۔ موجودہ فصل کے زیر کاشت رقبہ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اس کی وجہ گذشتہ اکتوبر میں شدید بارشیں اور نہری پانی کی معقول بہم رسانی ہے جس کے باعث زمین میں کافی نمی پیدا ہو گئی ہے۔ امسال زیر کاشت رقبہ ۴۸ لاکھ ۴۴ ہزار تین سو ایکڑ آبپاش اور ۳۰ لاکھ ۲ ہزار ایکڑ غیر آبپاش ہے۔ کل پیداوار کا کل تخمینہ ۲۳ لاکھ ۲۷ ہزار نو سو ٹن لگایا گیا ہے جو گذشتہ سالوں کی پیداوار سے زیادہ ہے۔

بجائی کے وقت بارشیں ہونے سے امسال جوار کی فصل کا اندازہ بھی حوصلہ افزا ہے۔ اور پیداوار کا اندازہ نوے ہزار تین سو ٹن لگایا گیا ہے۔

بھارت سے تجارتی معاہدے کی توثیق

کراچی ۳۱ جنوری۔ مرکزی کابینہ نے بھارت سے تجارتی معاہدے کی توثیق کر دی اس معاہدے پر پچھلے ہفتے نئی دہلی میں دستخط ہوئے تھے۔ بھارتی کابینہ پہلے ہی اس معاہدے کی توثیق کر چکی ہے۔ اب دونوں ممالک میں توثیق کے کاغذات کا تبادلہ ہو گا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

صوبائی اسمبلی نے چھ مسودہ ہائے قانون منظور کر لئے

لاہور یکم جنوری مغربی پاکستان اسمبلی کے تیسرے اجلاس میں چھ مسودہ ہائے قانون منظور کر لئے گئے اور قدرتی مصائب کے سدباب سے متعلقہ ایک مسودہ قانون مشورہ کے لئے نو ارکان پر مشتمل ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کیا گیا یہ کمیٹی چھ ہفتے میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

وزیر قانون پیرزادہ عبدالستار نے ایک موقعہ پر اعلان کیا کہ حکومت اس سیشن میں چالیس سے زائد مسودہ ہائے قانون منظور کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اس مقصد کے لئے اگر ضرورت پڑی تو اتوار کو بھی اسمبلی کا اجلاس منعقد کیا جائے گا

تحاریک التواء

وقفہ سوالات کے بعد قریباً ایک گھنٹہ تک اس مسئلہ پر بحث ہوئی کہ اسمبلی کے موجودہ سیشن میں تحاریک التوا پیش ہو سکتی ہیں یا نہیں کیونکہ حزب اختلاف کے مختلف ارکان نے ۲۳ تحاریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دے رکھا ہے

آنریبل سپیکر چوہدری فضل الٰہی نے ایوان کو مطلع کیا کہ حکومت کی طرف سے پیش کردہ ایجنڈے کے مطابق اگلے موجودہ بجٹ سیشن میں بہت سے مسودہ ہائے قانون پیش ہونے ہیں۔ آپ نے کہا کہ بجٹ سیشن میں تحریک التوا پیش کرنے کے بارے میں کوئی واضح قاعدہ تو موجود نہیں ہے لیکن اس ایوان کی روایت یہ ہے کہ بجٹ سیشن میں تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اس روایت کے قائم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بجٹ پر غور و خوض کے دوران تمام معزز ارکان کو ہر مسئلہ پر بحث کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

چوہدری صاحب نے کہا کہ تاہم میری تجویز یہ ہے کہ صوبہ کی غذائی صورت حال پر بحث کرنے کے لئے جس تحریک التوا کا نوٹس دیا گیا ہے اسے پیش کرنے کی اجازت دے دی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہو گا۔ میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک التوا پر اعتراض نہ کرے صوبہ کی غذائی صورت حال کے بارہ میں بہت تشویش پائی جاتی ہے اور بالخصوص مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے متضاد بیانات سے عوام کے ذہنوں میں عجیب و غریب الجھن پیدا ہو گئی ہے۔

آنریبل سپیکر نے اعلان کیا کہ وہ اپنے معزز پیش روؤں کی قائم کردہ روایات کے مطابق بجٹ سیشن میں تحاریک التوا پیش کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ آپ کے اس اعلان پر حزب اختلاف کے ارکان نے بہت شور مچایا اور اسی شور و غوغا میں اجلاس نماز عصر کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

مسودہ ہائے قانون

ساڑھے چار بجے دوبارہ اجلاس شروع ہوا تو وزیر قانون پیرزادہ عبدالستار نے یکے بعد دیگرے چھ مسودہ ہائے قانون موسومہ (۱) مسودہ قانون (ترمیم) جنرل کلازز مغربی پاکستان ۱۹۵۷ء (۲) مسودہ قانون (خصوصی اختیارات سماعت) عدالت عالیہ مغربی پاکستان ۱۹۵۷ء (۳) مسودہ قانون (ترمیم مغربی پاکستان) قانون آبکاری بمبئی (۴) مسودہ قانون (ترمیم مغربی پاکستان) افیون (۵) مسودہ قانون (جواز) پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی (صوبائی برانچ سندھ) ۱۹۵۷ء (۶) مسودہ قانون (ترمیم مغربی پاکستان) کوئٹہ میونسپل لا ۱۹۵۷ء پیش کئے جو معمولی بحث کے بعد منظور کر لئے گئے۔ میاں منظور حسن (مسلم لیگ) نے ان مسودہ ہائے قانون میں متعدد ٹیکنیکل قسم کی ترامیم پیش کیں مگر ایوان نے انہیں کثرت رائے سے مسترد کر دیا۔

یہ مسودہ ہائے قانون کافی عرصہ سے آرڈیننسوں کی صورت میں نافذ ہیں۔ ان کا مقصد صوبے کے مختلف علاقوں کے مختلف قوانین کو ہم آہنگ کرنا ہے

دنیا میں اسلام کی ترقی کے روشن امکانات ہیں

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے عمل سے بھی انہیں اسلام کے قریب لائیں

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے اجلاس میں مبلغین اسلام کی تقاریر

مؤرخہ ۳۰ جنوری ۵۷ء بروز بدھ مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں اکناف عالم میں اسلام کی ترقی کے موضوع پر مبلغین کرام نے تقاریر فرمائیں۔ جلسہ کی صدارت چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے۔ ایل ایل۔ بی سابق امام مسجد لنڈن نے فرمائی۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع کی گئی۔ جو محمد اسلم صاحب صابر نے کی۔ بعد ازاں محترم صاحب صدر نے مقررین کا تعارف کرایا۔ سب سے پہلے چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے "مغرب میں اسلام کی بڑھتی ہوئی دلچسپی" کے موضوع پر دس منٹ تک انگریزی میں تقریر فرمائی۔ آپ نے بیان فرمایا کہ یورپ میں اسلام کی ترقی کے امکانات بہت روشن ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے عمل اور قول کے ذریعہ سے ان لوگوں کو اسلام کے قریب تر لے آئیں۔ آپ نے عملی تبلیغ پر بہت زور دیا۔ کیونکہ عمل کے بغیر قول کی کوئی حقیقت نہیں۔

محترم چوہدری غلام یٰسین صاحب سابق مبلغ امریکہ نے امریکہ کی اسلام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ ڈاکٹر ڈوئی کی وفات سے لوگوں کا رجحان اسلام کی طرف ہونا شروع ہوا تھا۔ آپ نے ایک امریکی اخبار کا ایک تراشہ بھی حاضرین کو دکھایا۔ جس میں ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی شبیہ مبارک کا عکس شائع ہوا تھا۔ اس کے ساتھ اخبار کی شہ سرخی یہ تھی "Great is Mirza Ghalam Ahmad the Messiah"

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور ڈوئی کے انجام کے متعلق تفصیل درج تھی۔ آپ نے موجودہ دور میں امریکنوں کی اسلام کے ساتھ بڑھتی ہوئی دلچسپی کے واقعات بھی بیان فرمائے۔ اور اخباروں اور رسالوں میں چھپے ہوئے مضامین کے حوالے دئیے۔

آپ کی تقریر کے بعد محترم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے "مغربی افریقہ کی اسلام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مولینا عبدالرحیم صاحب نیرؔ مرحوم کی مساعی کا ذکر فرمایا کہ کس طرح احمدیت کے اس مجاہد کے ہاتھوں مغربی افریقہ میں احمدیت کا پودا لگا۔ اور اب وہ بابرگ و بار ہے۔ اس عظیم تبدیلی کا اثر عیسائی مصنفین پر بھی ہوا۔ چنانچہ آپ نے ایک عیسائی مصنف کی کتاب Mohammad and christ میں سے حوالے پڑھ کر سنائے۔ جن میں احمدیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر تھا۔ آپ نے رسالہ لائف کے مضمون کا ذکر بھی کیا۔

بعد ازاں صاحب صدر جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے تقریر کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ وہ دن دور نہیں ہے جب اسلام تمام دنیا پر چھا جائے گا۔ بالآخر مولینا ارجمند خانصاحب نے دعا کرائی۔

پرویز پرحازی سیکرٹری مجلس ارشاد

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

قمر صاحب پوچھتے ہیں کہ یہاں کس بیٹے کا ذکر ہے۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ یہاں کسی بیٹے کا کہاں ذکر ہے؟ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ یہ الہام پیغامیوں کے متعلق نہ لیا جائے اور عبد کا اشارہ مولوی محمد علی صاحب کی طرف کیوں نہ سمجھا جائے؟

حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ پہلے ہی سے جانتا تھا کہ کوئی پیغامی اس الہام کو غلط معنے پہنانے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "نوحؑ" کہہ کر مخاطب نہیں کیا بلکہ ابراہیمؑ کہہ کر مخاطب فرمایا ہے اور اس طرح قمر صاحب سا ماضوی کی چالاکی کا جواب اسی الہام میں خود اللہ تعالےٰ نے رکھ دیا ہے۔ اگر "نوحؑ" کا نام استعمال کیا جاتا تو "ابن نوحؑ" کا استدلال آسان تھا۔ اللہ تعالےٰ پیغامیوں کی طبیعت کو جانتا تھا۔ اس لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "ابراہیم" کہہ کر خطاب فرمایا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صلبی بیٹوں کے نیک اور عباد اللہ ہونے میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا تھا

ہم قمر صاحب سے پوچھتے ہیں کہ الہام کی یہ قریب الفہم اور صاف صاف توضیح لینے میں آپ کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے سوا اس کے کہ "محمود دشمنی کا مرض آپ کو بعید القیاس تخیلک معانی کی بھول بھلیوں میں گمراہ کرنا چاہتا ہے"

ازل کے روز سے جن کو ملی ہے خوئے سگی — وہ پاک شے کی بھی کرتے ہیں جستجو نے نجس

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت خان عبدالحمید خان صاحب نیازی افسر مال باختیارات ... جھنگ

مقدمہ فک الرہن باقبضہ موضع کوڈالہ تحصیل چنیوٹ

احمد دین ولد غوث بخش قوم گلوں سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ

بنام مولچند۔ آیا رام۔ کشن چند۔ داس رام۔ بوٹا رام۔ وزیر چند۔ رام ناتھ پسران کرم نرائن غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۹ کا ۳۰/۳۷۱ تعدیر ۱۳ کنال ۹ مرلہ و کھاتہ نمبر ۵۰ کا ۳۰/۳۷۵ تعدیر ۱ مرلہ کل تعدادی ۱۳ کنال ۱۰ مرلہ موضع کوڈالہ تحصیل چنیوٹ۔

مندرجہ بالا میں مولچند وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کرکے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر آسانی سے تعمیل نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۸/۲/۵۷ کو بوقت صبح نو بجے مقام جھنگ مگھیانہ حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج مورخہ ۲۵/۱/۵۷ کو بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

اخبار پیغام صلح کی ایک غلط بیانی کی تردید

بقیہ صفحہ (۵)

یہ ہے ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نگاہ میں مقام نورالدین رضؓ۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ لوگ کیوں عاشق نورالدین رضؓ کو توہین نورالدین رضؓ کا مرتکب قرار دے کر عدل و انصاف کو بالائے طاق رکھ رہے ہیں۔ اس کے تو صاف معنی یہ ہیں کہ یہ سب کچھ عداوت محمود کا نتیجہ ہے۔ ورنہ عقل و ہوش رکھنے والا انسان ایسے بہتان عظیم کو کیونکر تراشنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ واقعی حضرت خلیفہ اول رضؓ نے ٹھیک ارشاد فرمایا تھا کہ:-

"جب کوئی کسی کا دشمن ہو جاتا ہے تو اس کی کسی خوبی کا قائل نہیں رہتا۔"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵